رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء | نمبر ۲۰

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اردو کا قاعدہ	۶ پائی ۱ر	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اردو کی پہلی کتاب	۱ر	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	ینابیع الاسلام	۸ر
اردو کی دوسری کتاب	۲ و ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	حیات المسلمین	۸ر
اردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱ر	اسلام میں مسیح اردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش دین اردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶ پائی	الکفارہ	ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال جواب پنجابی اردو حروف	۶ پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوال وجواب رومن اردو	۶ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۶ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اردو	۱ر	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	۱ر	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	عہ ۸ر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول من تصنیف اڈورڈ آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت سہر ۶ر و ۹ر +

صحت جسمی { من تصنیف قاضی میر محمد-کونجھی-فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے +

انجیل برنباس { من تصنیف عبدالاحد ازکائرہ-کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی-پادری ہگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی-اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں-قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو-رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا- فارسی-اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر-اُردو ۸ر-اور ۱۲ر یہ کتاب نہایت ضروری-ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض { ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر-۸ر-۱۲ر-رومن ۹ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں-تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح باوے؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی-قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل-فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار-فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری { من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۶ر-فارسی اردو ۳ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے-ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران { یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے-لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں-رومن اُردو قیمت ۳ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:-

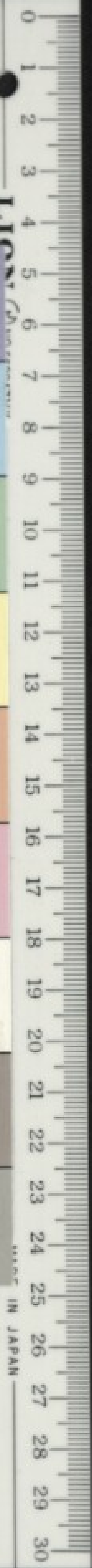
۱-بھگیل سنگھ نمبردار-۲-ہمادی ٹوکری-۳-سدیپک جیون-۴-بھرکی ۵-میں ربدا بھرواہاں-۶-ایک کتی دی کتھا-۷-ذات ورن-۸-سیونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر	شعاع نور حصہ اول و دوم	۵ر
رابنسن کروسو	۱۲ر	طیطس رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر	تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲ر
روح سے معمور زندگی	۴ر	القاب مسیح	۴ر
طریق دعا	۴ر	بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے	۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی-گورمکھی حروف-ایم-بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے-مجلد بورڈ-۴ر +



نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

ستارہ برس سے ہندوستان میں طاعون کی بیماری شروع ہے ۔ ۱۸۹۶ء میں احاطہ بمبئی میں یہ بیماری ہوئی تھی - ۲۲۱۹ موتیں ہوئی تھیں جن میں سے ۱۹۳۶ موتیں بمبئی خاص میں ہوئیں اور ۱۸۹۷ء میں کل ہندوستان میں ۵۳۸۱۷ موتیں ہوئیں - ۱۹۰۰ء میں کل موتیں قریباً ۱½ لاکھ کے پہنچ گئیں اور ۱۹۰۱ء میں ۲¾ لاکھ سے زیادہ ہوئیں ۱۹۰۲ء میں قریباً ساڑے گیارہ لاکھ موتیں ہوئیں لیکن ۱۹۰۴ء میں تعداد اموات ۱۳۱۵۸۹۲ ہو پہنچ گئیں - ۱۹۰۸ء ۱¾ لاکھ موتیں ہوئیں ۱۹۱۰ء میں پانچ لاکھ ۱۹۱۱ء ساڑے آٹھ لاکھ اور ۱۹۱۲ء میں تین لاکھ میزان ۸۰ لاکھ موتیں ہوئیں -

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امسال طاعون بہت کم ہووے گا - گو کہ ممالک متحدہ میں بہت زور سے ہو رہا ہے -

سلویشن آرمی کے افسروں نے ایک نوٹس بھیجا ہے کہ اگر تنکچر اور آیوڈین دو گھنٹے میں پانی میں ملائی جاوے اور آیوڈین گلٹیوں پر بھی لگائی جاوے تو عنقریب سب لوگ اچھے ہو جاوینگے چنانچہ اس علاج سے گذرے سال ۷۵ بیماروں میں سے ۵۱ اچھے ہو گئے -

ناگپور اور بھوساول کے درمیان ایک مسافر ریلگاڑی اور ایک مالگاڑی ٹکر کھا گئیں اور بہت سخت نقصان ہوا ۲۸ مسافر جان سے مرے اور دس لوگ مجروح ہوئے - جن میں سے دو انگریز تھے -

لیڈی ہارڈنگ کا جلسہ جو شملہ میں بیسویں جون کو ہوگا اُس میں قریباً ۵۰۰ لڑکے جمع ہونگے -

برطانیہ انگلستان میں ۲۸ لاکھ روپے کے کوئیلے کا خرچ ہے - اور امریکہ کے یونائیٹڈ سٹیٹ میں ۵۴ لاکھ کا -

کلکتہ کی تجارت میں امسال بڑی ترقی ہوئی ہے - یعنے قریباً ۶۱½ کروڑ کا مال باہر کے ملکوں سے کلکتہ میں آیا ہے - اور ۹۵½ کروڑ سے زیادہ کا مال کلکتہ سے باہر کے ملکوں میں بھیجا گیا - ان دونوں قسموں میں بمقابلہ گذرے سال کے دس کروڑ کی بیشی ہے -

امریکہ کے مسٹر برجان کوشش کر رہے ہیں اور کئی ایک تجویزیں پیش کر چکے ہیں کہ آہستہ آہستہ فوجوں میں اور جنگی سامان میں کمی کی جاوے - اور دنیا میں سب قوموں کے درمیان صلح کا انتظام مستقل کیا جاوے - اُن کو اُمید ہے کہ یورپ میں بھی ایسی کوشش کی جاوے گی -

پنسلوانیا میں ایک کان کے پھٹنے سے ۱۲۰ لوگ دب گئے - جن میں سے ۷۰ کی لاشیں ملی ہیں - ان میں سے زیادہ تر لوگ یورپ وغیرہ کے تھے -

یونائیٹڈ سٹیٹ نے چین کی جمہوری سلطنت کو منظور کر لیا ہے - چین کی سینٹ نے جو قرضہ گورنمنٹ نے یورپ کی سلطنتوں سے لیا تھا - اُسکو نامنظور کیا ہے - اور اندیشہ معلوم پڑتا ہے - کہ یوانشیکائی پریذیڈنٹ استعفےٰ دینگے -

انگلستان میں آجکل چین کی افیون کے معاملات پیش ہیں -

چین کے فورین منسٹر نے انگلستان کے منسٹر کو درخواست دی ہے کہ دونوں گورنمنٹ کے اتفاق سے یہ فیصلہ ہو جاوے کہ ہندوستان کی افیون کا چین میں آنا اور دیسی افیون کا فروخت ہونا بند ہو جاوے -

امریکہ کے سفیر نے ساتویں کو ۱۰۰۰ چینی اور امریکن لوگوں کو دعوت دی اور بڑی دھوم دھام سے چین کی گورنمنٹ نے خوشی کی -

اگسٹین کا قول ہے کہ اپنی کسی بڑائی کو تسلیم کر لینا زندگی کے اعظم کاموں کا شروع ہے - اور یہی اس کی فتح مندی کا ثبوت ہے -

بادشاہ جارج پنجم کا جشن سالگرہ تیسری جون کو ہندوستان میں منایا جاویگا -

ہند کے کمانڈر انچیف نے گورہ لوگوں کو شکار میں ہشیار رہنے کا حکم صادر فرمایا ہے - تاکہ کوئی ہندوستانی گولی کا نشان نہ ہو جائے -

---

اخبار کی بہار

افسوس ہے کہ ضلع گورداسپور کے چاروں اطراف سے ہر روز خوفناک قتل کی وارداتوں کی خبریں آرہی ہیں گزشتہ ہفتے کم از کم دس قتل عمد کی وارداتیں ہوئیں۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ ہر قتل کی تہ میں عورت کا معاملہ کام کرتا ہے۔ حسب ذیل موضعوں میں خون ہوئے ہیں۔ جیچوال۔ چنیاں۔ گول۔ نوشہرہ۔ ماجھن سنگھ دیاگری (آریہ گزٹ)

۷ مئی کو چوروں نے خواجہ عبدالمجید خاں ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور کے گھر میں نقب لگائی۔ اور اندر داخل ہوگئے اور قریباً دس ہزار روپیہ کا مال لے گئے۔ گھر والوں کو چوری ہونے کا علم صبح کے وقت ہوا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ مگر ہنوز کوئی مجرم گرفتار نہیں ہوا (ن)

امراؤتی میں آگ لگنے سے روئی کے تین گودام تباہ ہوگئے دو لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

ہمعصر انگلشمین راوی ہے کہ سیلون میں ۲۰ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے موٹر کاروں کے ٹائر بنانے کا کارخانہ قائم ہوا ہے۔ یہ ٹائر اعلیٰ درجے ٹائروں کے مانند ہونگے۔

گزشتہ ہفتہ کی رات کو لامارٹینیر گرلس سکول لکھنؤ کے گیس بنانے کے آلات۔ ۲۰ گیلن پٹرول کے مشتعل ہو جانے کی وجہ سے تباہ ہوگئے۔ اس پٹرول میں ایک ملازم کی کھلی ہوئی روشنی سے آگ لگ گئی۔ یہ ملازم بھی مجروح ہوا۔

ہمعصر پائنیر کو معلوم ہوا کہ مسٹر دت کی کمیٹی نے گرانی اجناس کی جو رپورٹ گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کی ہے۔ اس پر شملہ کے موجودہ موسم میں غور کیا جائیگا۔

صوبہ بہار کی یونیورسٹی تعلیمی ہونے کے ساتھ ہی امتحان لینے والی بھی ہوگی۔ حفظان صحت کی بناء پر بانکی پور سے کچھ فاصلہ پر ایک قطعہ زمین پسند کیا گیا ہے۔

مہاراجہ صاحب دربھنگہ ۱۸ مئی کو شملہ میں وارد ہونگے۔ اور اثنائے قیام میں ہندو یونیورسٹی کے متعلق گورنمنٹ ہند سے صلاح و مشورہ کرینگے۔

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب میسور نے تین سال کی عمر کا ایک ہاتھی ڈبلن کے چڑیا گھر کو نذر کیا ہے۔ یہ ہاتھی منگلور سے آئرلینڈ بھیجا جائے گا۔

ویانا ۱۴ مئی۔ بین الاقوامی جمعیت جو سقوطری پر قابض ہوگی۔ آج صبح گیودانی۔ ڈی میڈوا میں اتری ہے۔ اور سقوطری کو جارہی ہے۔ البانیوں نے اُس کی آمد پر ہر جگہ نعرہ ہائے شادمانی بلند کئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جیسے ہی بین الاقوامی جمعیت سقوطری پر قابض ہو جائے گی۔ افواج آسٹریا کے منتشر کردیئے جانے کی کارروائی شروع ہو جائے گی۔

سٹنجی ۱۴ مئی۔ آج بین الاقوامی فوجی جمعیت نے امیر البحر برنی کی سرکردگی میں سقوطری پر قبضہ کر لیا اور گورنر نے شہر اس کے حوالے کردیا۔

سان گیودانی۔ ڈی میڈوا ۱۴ مئی مسٹر ونسٹن چرچل ذالجیر بق ان سے صلاح مشورہ کرنے کے لئے گئے ہیں۔

صوفیہ ۱۴ مئی نقصان جنگ کی سرکاری فہرست شائع کی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک بلغاریوں کے ۱۴۳۰۰ آدمی ہلاک اور ۵۳۵۰۰ آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ اور ۴۱۹۲ سپاہیوں کا کچھ پتہ نہیں۔

اُمید کیجاتی ہے کہ جلد وائی ایم۔ سی۔ اے کی عمارت اسی ہزار روپے کی بمبئے میں بنے گی۔ اس کے لئے آدھا روپیہ بمبئی کی سرکار نے دیا ہے۔

میسور ریاست کے سکنڈ جیف جسٹس مسٹر اے کلسل سلیٹر زہریلے سانپ کے کاٹنے سے دو گھنٹے کے اندر فوت ہوگئے۔ آپ لنڈن مشنری سوسائٹی کے پادری ٹی۔ ای۔ سلیٹر مرحوم کے فرزند تھے جو بہت برسوں تک بنگلور میں رہے

امرکوٹ ورنیکولر سکول کے نائب ماسٹر پر دو سو روپے جرمانہ اور تین برس کی سخت سزا کا حکم ہوا ہے۔ آپ نے گزرے امتحان کے پرچے چرانے کی کوشش کی تھی۔ اس حالت میں یہ سزا بہت ہی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کو ایمانداری میں بڑی ترقی کرنا ہے۔

نیکولس بادشاہ نے کونسل فراہم کرکے اور دو دن کی بحث ہونے کے بعد انگلستان کے وزیر کو تار دیا کہ ہم لوگوں کو مناسب نہیں ہے کہ سقوطری کے معاملے میں کسی سلطنت کا کہنا مانا جاوے لیکن میں اس معاملہ کو یورپ کی سب بڑی سلطنتوں کے ہاتھ میں سونپتا ہوں۔ اس تار کے لکھنے کے بعد اُن کی عنقریب سب کیبنٹ نے استعفا دیا۔

انگلستان کے وزیر کے دفتر سے ایک حکم شائع ہوا ہے۔ کہ مونٹی نیگرو کے لئے اب یورپ کی سلطنتیں اب پوری طرح سے خیال کرینگی اور سفیر لوگ جمعرات کے روز اکٹھے ہونگے۔ اور امید ہے کہ بات جلد طے ہو جاوے گی۔

فرانس کے وزیر اعظم۔ ایم برتھو نے ایک سپیچ میں بیان کیا کہ فرانس نے بلقان لوگوں کی مشکل میں اُن کی طرفداری اور مانٹی نیگرو کی مخالفت اسلئے کی کہ مانٹی نیگرو والے بیگار کو بڑھا نہ سکیں۔

اُن کا صہ مقام جو پولیس والوں نے پکڑا اُس کے متعلق بہت میں مقدمے ہو رہے ہیں۔ لنڈن کے اخبار کے چھپوانے والے مسٹر ٹوری نے معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ سفرجیٹ لوگوں کے اخبار وغیرہ پھر نہ چھپے گا۔ عدالت نے اُس کو ساڑھے بائیس ہزار روپے کی ضمانت پیدا کیا ہے۔

روم سے خبر آئی ہے کہ اسد اسعادہ ڈی جیوز پاشا اپنی فوجوں کو جہاز پر سوار کرینگے۔ اور اس حالت میں البانیہ کے قریب آسٹریا اور اٹلی کی فوجوں کا رہنا بے فائدہ ہو جاوے گا۔ اٹلی کا بیان ہے کہ ان کو نیا علاقہ فتح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور وے چاہتے ہیں کہ البانیہ اپنی سلطنت کا کام خود کرے۔

سفیروں کی کانفرنس نے اس بات پر بہت خوشی ظاہر کی کہ مونٹی نیگرو نے یورپ کا کہنا مانا ہے اور اب جلد سب ملکوں میں صلح ہونے کی اُمید ہے۔ بلگیرین لوگوں نے اب صلح ہونے کا اعلان کیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱

بنی اسرائیل کا پہلا بادشاہ خدا نے خود چنا تھا جو شکل و صورت اور قد و قامت کے لحاظ سے نہایت خوبصورت اور بلند قد تھا اور جب تک وہ خدا کے احکام کے مطابق چلتا رہا وہ ہر طرح سے کامیاب و فتحمند ہوتا رہا مگر جب اُس نے خدا کے حکم کے برخلاف عمل کیا تو وہ رد کیا گیا۔ اور اس کی طبیعت اور مزاج بھی بگڑ گیا۔ اور اس کی زندگی ہی میں ایک دوسرا شخص جس کا نام داؤد تھا مخصوص کیا گیا۔ اور ساؤل اُس کی جان کا دشمن بن کر اس کے مارنے کے درپے رہا۔ مگر خدا اُس کو اس سے بچاتا رہا۔ بآخر کار وہ بمعہ بیٹوں کے جنگ میں قتل ہوا۔ اور اس کی جگہ دوسرا بادشاہ داؤد مقرر کیا گیا جسکے زیر حکومت بنی اسرائیل کی طاقت اور شہرت بہت بڑھ گئی اور داؤد بادشاہ نے بڑی شان و جلال سے حکومت کی اور بڑی بڑی فتوحات حاصل کر کے بہت سا ملک اپنے قبضے میں لے لیا اور وہ نہ صرف بادشاہ ہی تھا بلکہ خدا کا نبی بھی تھا۔ جس نے خدا کی حمد و مدح میں زبور کی کتاب بھی لکھی۔ جو اب تک موجود ہے اور شکستہ دل اور مغموم لوگوں کو راحت قلبی اور تازگی بخشتی ہے داؤد ایک بڑا گانے والا اور ساز اور باجوں کا مشتاق تھا۔ اور خدا کی مدح سرائی اُن کے ذریعے سے رات اور دن کیا کرتا تھا اُس کی طبیعت کے جوش جیسے زبور اس کے دل کی حالت کو بخوبی ظاہر کرتے ہیں۔

بجواب کسر صلیب نمبر ۱

باب سوم میں ان دلائل کا رد ہے۔ جو عیسائی مسیح کے ابن اللہ ہونے پر دیتے ہیں اور اس میں سات دلیلیں۔

رد دلیل اوّل

عیسائیوں کی دلیل کہ مسیح کو توریت میں اور انجیل میں خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اس پر مسلمانوں کا جواب ذیل میں ہے۔

جواب۔ ابن اللہ کا لفظ توریت اور انجیل میں صرف مسیح کے واسطے نہیں بولا گیا۔ بلکہ یہ لفظ مسیح کے سوا سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کے متعلق استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن عیسائی صاحبان ان تمام لوگوں کو خدا کا بیٹا تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ جیسا مسیح کو ابن اللہ کہا گیا ہے۔ ویسا ہی باقیوں کے حق میں ابن اللہ کا لفظ بولا گیا ہے

جواب الجواب:۔ جن معنوں میں سب کو خدا کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ وہ عام معنے ہیں۔ پر جن خاص معنے سے ذات الٰہی کا دوسرا اقنوم کلمہ اور باپ کے ساتھ یکتائی کا درجہ رکھتا ہے کسی مخلوق کو حاصل نہیں ہے۔ اور ان معنوں سے عیسائی اس کو خاص طور سے ابن اللہ جانتے اور مانتے ہیں۔ اگر سب کے حق میں ایسی کوئی آیتیں موجود ہوں تو مخالف پیش کرے۔ ذیل کی آیتیں اس کو خاص طور سے بیٹا قرار دینا ثابت کرتی ہیں۔

(۱) باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میرے لئے گواہی دیتا ہے یوحنا ۸ ۱۸

(۲) تم نیچے سے ہو میں اوپر سے ہوں۔ تم اس جہان کے ہو میں اس جہان کا نہیں ہوں۔ یوحنا ۸ ۲۳ (۳) جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے یوحنا ۸ ۲۹ (۴) اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھے عزیز جانتے کیونکہ میں خدا سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں یوحنا ۸ ۴۲۔

(۳) آسمانی آوازیں کئی دفعہ ایسی جو کہتی ہوئی سنائی دی گئیں کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ جس سے میں راضی ہوں۔

(۳) بدروحوں نے صاف گواہی دی کہ تو زندہ خدا کا بیٹا ہے

(۴) بڑے بڑے معجزے اُس کے اس الٰہی درجے کو ثابت کرتے ہیں۔

آجکل تمام ملکوں سے یہی شکایت سننے میں آتی ہے کہ ہر ایک چیز گراں ہوتی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مختلف قسم کی خرابیاں پھیلتی جاتی ہیں۔ اس کا سبب دریافت کرنے کے لئے انسان اپنے خیالات کو دوڑاتا ہے۔ اور کوئی ایک سبب سوچتا ہے لیکن خدا کا کلام ہم کو اس کا خاص سبب بتلاتا ہے۔ نعمتوں کی فراوانی اور برکتوں کی کثرت خدا کے احکام کی تعمیل پر موقوف ہے اور گرانی اور کمیابی اور خشک سالی اور بربادی گناہ کے نتیجے بتائے گئے ہیں اس کے متعلق اگر ہم بنی اسرائیل کے واقعات کا بغور ملاحظہ کریں تو بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ جب جب اُنہوں نے خدا کے حکموں کی تعمیل کی وہ کامیاب اور تمام نعمتوں سے مالا مال ہوگئے پر جب جب اُنہوں نے گناہ کئے ان پر قسم قسم کی تنگیاں اور تکلیفات آگئیں اور وہ افلاس اور محتاجگی میں پڑے۔ نہ صرف بنی اسرائیل ہی کی یہ حالت ہے مگر یہی حال تمام دنیا کے لوگوں کا نظر آتا ہے۔ اور آجکل یہی حال ہمارے تمام ملکوں کا ہو رہا ہے۔ اگر سب ملکر توبہ کریں اور خدا کی باتوں کے شنوا ہو جاویں تو ضرور حالت بدل سکتی ہے۔ ورنہ بربادی اور تنگی صاف طور سے گناہوں کا نتیجہ نظر آتی ہے

منشی ظہیر الدین احمدی ساکن اروپ ضلع گوجرانوالہ نے اپنے سلسبیل نمبر ۳ میں ایک عجیب طرز کی بحث شروع کی ہے۔ اس میں صاحب موصوف نے جو احمدی اعتقاد سے کچھ قدرے نا موافقت رکھتے ہیں۔ اُن کو تعصباتوں کے آپس کے اختلاف کے جوابات لکھے ہیں۔ ہماری دانست میں تو یہ دونوں احمدی صاحبان حق سے گرے ہوئے ہیں لیکن جو بحث مسیح کی موت کے بارے میں درج ہوئی ہے وہ اپنے طرز کی نئی ہے۔ جس میں کسی قدر فریق ثانی لاجواب ہوتا ہے۔ اس میں عجیب جھگڑا زمانہ ماضی اور مستقبل کا ہے یعنے مسیح کی موت کے زمانہ کی نسبت بحث ہے۔ کہ اُن کی موت قبل از قیامت ہوگی یا بعد از قیامت اور یہ اپنے طرز کی نئی بحث ہے۔ ناحق اس فرقہ نے ہمارے خداوند یسوع کی موت کو جو فی الواقعہ وقوع میں آچکی ہے۔ اور وہ اس کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر عروج فرما چکے ہیں۔ اپنی افترا پردازیوں سے انکار کرنا شروع کیا ہے۔ بقول ؎

خاک ڈالے سے کہیں چھپتا ہے چاند۔

یہ تواریخی واقعہ جھٹلایا جا سکتا ہے؟ یہ احمدی صاحبان جاہے

گستاخ زدہ لگاویں۔ مگر مسلمان اور عیسائی اُن کی ان لن ترانیوں کو محض بدعت خیال کرکے ان کو مرتد اور کاذب کے موزوں خطاب ہی سے ملقب کرینگے۔

انجیل کا طریق نجات بالمقابل دنیا کے تمام طریقوں کے جو آج کے دن تک اس دنیا میں رائج ہو چکے ہیں۔ ایک نہایت عجیب اور نرالا طریقہ ہے جو فضل کا طریقہ ہے۔ اسمیں خاص بات جو اُس کے تمام پہلوؤں میں منسلک اور مختلف طریقوں سے ظاہر اور آشکارہ ہو کر بار بار طرح بطرح سے مختلف تمثیلوں اور کنایوں اور اشاروں سے اور کئی طرح کی رسومات اور رسموں سے منکشف ہوتی ہے۔ وہ خدا کی وہ محبت ہے کہ جس نے ابتداہی سے بنی نوع انسان کی گمشتگی کے زمانہ ہی سے اپنی بے حد محبت کے جوش سے بھرے ہوئے جذبے سے طریق نجات تجویز کیا۔ جس کا اظہار قدیم سے اگرچہ صاف نہیں پر دھندلے طور پر کیا گیا۔ اور جیوں جیوں زمانے گذرتے گئے اس کا اظہار زیادہ صفائی سے ہوتا گیا۔ حتی کہ وہ زمانہ آگیا کہ جس میں وہ موعود کلمہ مجسم نجات دہندہ اس دنیا میں آموجود ہوا۔ اور بذات خود انسان کی نجات کے بڑے اور ضروری معاملے کو اُس نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور بڑی خوبی سے پورا کرکے جناب عالی کے دہنے ہاتھ پر سرفراز ہو گیا۔ اور اب اس طریق کی بشارت تمام دنیا میں مشتہر کی جا رہی ہے۔ اور عجیب بات یہ بھی ہے۔ کہ تمام نبی بھی اس موعود کی تصدیق کرتے ہیں تو اب معلوم نہیں کہ اس صداقت میں کونسا امر باقی رہا ہے کہ جو حل نہیں ہو سکتا ہو۔

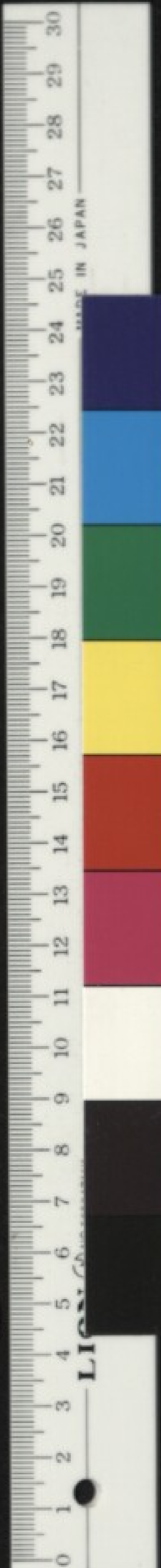
ایک اور بات بھی قابل غور ہے۔ کہ اس ناجی کی کہی ہوئی تمام باتیں اب تک پوری ہو رہی ہیں تو پھر شک و شبہ کی کونسی بات ہے۔

خدا کے کاموں میں شک اور شبہ پیدا کرنے والا خدا اور انسان کا دشمن شیطان ہے جس نے شروع میں ہماری پاک دل اماں حوا کے دل میں شک پیدا کر دیا اور اس کو خدا کے برابر ہو جانے کا لالچ دیکر ممنوعہ پھل کھلا کر گنہگار بنا دیا۔ اور اب تک اس کو یہی وطیرہ برابر چلا آتا ہے کہ وہ لوگوں کو شک اور شبہوں میں ڈالکر اپنی شرارتوں کے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ اور گمراہ کر ڈالتا ہے پر جو خدا کے برگزیدے اور ایماندار لوگ ہیں وہ شیطان کے ہتھکنڈوں سے واقف ہیں۔ اور وہ ہرگز ہرگز اسکی دہوکا بازی میں نہیں آتے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کو آزماتے وقت بھی اس نے شک اور شبہ بہت ڈالنے چاہے۔ مگر وہ بالکل ناکامیاب رہا اور دور ہٹکایا گیا۔ اسی طرح سے اب تک بھی وہ ایمانداروں کے پاس شک اور شبہوں کے جال پھیلانے کی نیت سے آتا ہے پروہ اس کو اپنے فتحمند منجی کی مدد سے پچھاڑ ڈالتے ہیں اور وہ اُن کے سامنے سے بھاگ جاتا ہے۔

اس دشمن سے انسان کو بچنا چاہیے کیونکہ وہ قسم قسم کے شک اور شبہوں اور فریب بازیوں کے ذریعے سے قیمتی روحوں کو راہ راست سے بھٹکانے میں رات اور دن مشغول رہتا ہے۔ کلام الٰہی میں لکھا ہے کہ وہ شیر ببر کی طرح ڈہونڈتا پھرتا ہے کہ کسی کو پاوے اور پھاڑ ڈالے

صحیح اور روحانی اعلیٰ تعلیم کے علاوہ انسان جیسے مخلوق کو جو قدرتی طور سے تقلید پسند بنا ہوا ہے ایک عملی اور پاک و بے نقص نمونے کی اشد ضرورت تھی۔ اور اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے خدا کے ازلی کلمہ نے صورت انسانی کو اختیار کیا اور الٰہی ذات کے دوسرے اقنوم نے دنیا میں مجسم ہو کر اور بدن انسانی کو اُس کی تمام شکل و صورت اور طرز زندگی کو سوا گناہ کی آلائش اور آلودگی کے اختیار کر لیا اور اس جسم انسانی میں عملی طور سے ہر بات میں ایک کامل نمونہ بنا۔ اور اس کی زندگی کی ہر ایک بات خواہ کلام و کار یا نشست و برخاست اور طرز و عمل قابل تقلید تھے۔ جن کی پیروی کرنے سے ہر ایک متنفس ہر قسم کی خرابیوں سے بچکر نیک چلن اور پرہیزگار بن سکتا ہے۔ اسلئے اگر عقل کا چراغ لے کر تمام دنیا میں ڈہونڈو تو خداوند یسوع مسیح کے سوا آپ کو کوئی دوسرا شخص قابل نمونہ نہ ملیگا۔ اس لئے وہ بلند آواز سے اپنی زبان سے خود پکار پکار کہتا تھا کہ جو میری پیروی کرتا ہے۔ وہ اندھیرے میں نہ چلیگا کیونکہ وہ جہاں کا نور ہو کر دنیا میں آیا تھا۔ اسلئے چاہیے کہ تمام بنی آدم اس عامل باعمل اور بے نظیر نمونہ کی پیروی کریں اور نورانیاں اور ابدی زندگی اس سے حاصل کرکے نجات ابدی اور خوشی سرمدی کو حاصل کریں لیکن اُس نے صاف طور سے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو بُرے کام کرتے ہیں وہ نور کے پاس نہیں آتے۔ اور یہی افسوسناک حالت اب دنیا کی نظر آ رہی ہے۔ اور بد نمونوں کو سامنے رکھ کر اُن کی تقلید سے اپنی روحوں کو برباد کر رہے ہیں۔

جس طرح سے زہر خوردہ شخص بے ہوش ہو جاتا ہے اور اس کے حواس بسبب زہر کے اثر کے بالکل بیکار ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سے گنہگار انسان کا حال ہے جو بسبب گناہ مائل طبیعت اور افعال بد کے سرزد ہونے کے روحانی عالم میں از خود رفتہ ہو گیا ہے۔ اور اس کی روحانی سمجھ بھی بیکار ہو گئی ہے جسکے سبب سے اُس کے خیالات اور افعال محض گناہ کی آلائش سے رنگے ہوئے ہو کر بشریت کے لحاظ سے بُرائی ہی کے مرتکب ہوتے ہیں اور وہ خود اپنے لئے کچھ کرنے سے مجبور ہو جاتا ہے۔ اور ضرورت پڑتی ہے کہ اُس کی جان بچانے کے لئے دوسرا شخص اُس کی بے بسی او بے کسی پر رحم کرکے اس کا علاج کرے اور اُس کی زہر کو اُتارنے اور اُس کو تندرست بنانے کی کوشش کرے ایسا ہی کام گنہگار کے لئے ہمارے خداوند یسوع مسیح منجی دوجہان نے کیا ہے۔ اس نے گناہ و سے بہوش انسان کے لئے سب کچھ جو ہو سکتا تھا کیا حتی کہ اُس کے لئے خود اپنی جان خطرے میں ڈالدی اور تمام گنہگاروں کے لئے مصلوب ہوا اور اُنکے علاج کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جب تک کہ اُس نے اُن کو پوری صحت نہ دلادی چنانچہ وہ اب دعوت عام سے تمام گنہگاروں کو مژدہ نجات بخش سناتا ہے اور جو کوئی اُسکو قبول کرے وہ ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاویگا اگرچہ یہ سیدھے اور سادے الفاظ ہیں لیکن یہ نجات کی باتیں ہیں جنکو گوش ہوش سے سنکر اور قبول کرکے نجات کی برکت حاصل ہو سکتی ہے ورنہ نجات سے محروم ہو کر انسان گناہ کی زہر کے اثر سے جانبر نہ ہو سکیگا۔ بلکہ دست حسرت ملتا ہوا دوزخ میں جاویگا۔



اقتباس

تم جلد توبہ نہیں کرتے۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کب توبہ کا وقت جاتا رہیگا؟

ٹامس فلر

اگر ہم توبہ کو کل پر چھوڑتے ہیں تو کل کے کاموں کے سوا پھر توبہ کرنی ہوگی اور توبہ کا بوجھ زیادہ ہوگا۔

مین

Let the old life be
Converted by the new
The old old past so
full of sad mistakes
Let be wholely hidden
from our view
By deeds as white &
silent as snow flakes.
Louis Chandler Mou

لڑکوں کو نہ صرف تعلیم دو۔ بلکہ اُن پر حکومت کرو اور ایسا کرتے ہوئے اپنے آپ کو بھی محکوم بناؤ۔ جیمس ہیملٹن

ہم اپنے لڑکوں کو مخصوص کرنے کا ذکر کرتے ہیں۔ کیا ہم جانتے ہیں کہ ہمارے لڑکے ہم کو بھی مخصوص کرتے ہیں؟

مسز سگانی

We are but children
the things that we do
Are as sports of a babe
to the infinite view
That sees all our weakness & pities it too.
J. B. Smith.

مفید کہانی

جان فاکس کا بحری سفر

گزشتہ سے پیوستہ

شہر سکندریا کے نزدیک جو ایک بندرگاہ تھا جو ترکوں کی حکومت میں تھا۔ وہاں ایک سڑک تھی جس کی دونوں طرف مضبوط دیواریں بنی ہوئی تھیں۔ جہاں سے کہ ترک اپنی کشتیاں ہر سال موسم سرما میں لے جایا کرتے تھے اور حفاظت سے رکھتے تھے اور اپنے قیدیوں کو بھی وہاں رکھتے تھے۔ جب تک کہ سمندر سے طوفانی لہریں موقوف نہ ہو جائیں۔ یہ سپاہی پہرہ قیدیوں کو سخت زنجیروں اور لوہوں سے جکڑ کر رکھتے تھے۔ اور اس حالت میں وہ کچھ کام کرنے کے لائق نہ تھے۔ اس میں عیسائی قیدی جاٹھے بھر قید کئے گئے۔ لیکن بہت دیر کے بعد دوستوں کی کوششوں کے وسیلے سے اُن میں سے ایک رہا کیا گیا۔ اور باقی اسی مصیبت میں رہے۔ اور بھوک اور قسم قسم کی سختیوں سے ایک ایک کر کے ختم ہو گئے۔ اور صرف جان فاکس ہی بچ گیا جو دوسرے لوگوں کی نسبت سختیوں کی بہت زیادہ برداشت کر سکتا تھا اور اپنی رہائش کے لئے اوروں سے زیادہ سہولتیں پیدا کر سکتا تھا۔ وہ حجام کا کام بہت عمدہ طور سے کر سکتا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنا گذارہ اچھی طرح سے کرتا تھا۔ اور آخرکار خدا نے اُس کو داروغہ جیل کی نظروں میں اچھا ثابت کر دیا۔ جس کی وجہ سے اُس کو اندر باہر آنے جانے میں آسانی ہو گئی۔ اور وہ اپنی مرضی سے سڑکوں پر پھرنے کو جا سکتا تھا۔ لیکن زنجیروں کے ساتھ جن میں تالا لگا ہوا تھا۔ پانچ دوسرے آدمیوں کے ہمراہ جو دیر سے زندان میں رہنے کے سبب کہیں چلے جانے کے اندیشے سے بری ہو چکے تھے۔

باقی دارد۔

پھولوں کی کیاری

دُکھ اُٹھا کر بھی ایمان دار رہنے کی نصیحتیں

پس جبکہ گناہوں کے ایسے بڑے بادل نے ہمیں آگھیرا ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دور کر کے اس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں۔

عبرانیوں ۱۲-۱-۲

کہاوتیں

جب کرے آس تب آئے تیرے پاس۔
جو کسی نے کچھ پائے کرنے تا کی آس۔
جب تک سانس ہے تب تک آس ہے۔
نوکر کر چاکر ماری کو دو سارا۔
نیت ثبوت منزل آسان۔
آپ گئے اور آس پاس
کھانے کو بسم اللہ کام کو استغفراللہ
اُشتر کھیت میں کیسہ؟
اپنے ڈھنگ چپہ نوپریا آسر گیا؟
نس دن کھانا کام کو ہستکانا۔
رام نام کو سکتی بھوجن کو تیار۔
نگوڑی کشو آسمان پر گھونسلا۔

مراسلات

مسٹر یوحنا خاں مرحوم کی سہارنپور کی زندگی پر ایک نظر

مجھ کو اور تمام طلبا سیمنری سہارنپور کو جو مسٹر یوحنا خاں مرحوم کی اُستادی کی خلوق سے معہ اور نیز دیگر اصحاب جو اُن کی خلوص سے فیض یاب ہو چکے ہیں۔ اُن کی وفات حسرت آیات کو سنکر بے بیان رنج ہے۔ موت موت ہے۔ اس کے ہاتھ سے کوئی نہیں بچا ہے

موت کیا جانے لڑکپن۔ کیا بڑھاپا کیا جوانی۔
کیا امیری کیا فقیری موت کو پرواہ نہیں ہے

لیکن موت خدا کا ایک فرشتہ یا کارندہ ہے۔ جس سے وہ شریروں کو دوزخ کے لئے اور اپنے صادق بندوں کو اپنے پاس بلاتا ہے۔ گو بیشک ظاہراً موت کا کام ایک بڑا ظلم معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس نے مسٹر یوحنا خاں کے کل بدنی تعلقات کو اُن کے خویش واقارب متعلقین اور دوست سے چشم زدن میں منقطع کردیا۔ لیکن حقیقتاً اس فرشتے نے مسٹر یوحنا خاں کو آسمانی باپ کی بلاہٹ کے مطابق نورانی دیار میں اعلٰے تر خدمت کے لئے پہونچا دیا۔ جس کے لئے آسمانی باپ نے اپنے بندے کو طرح بطرح کے مصائب اور نوع بنوع کے تجربوں سے طیار کیا تھا۔ مرحوم کی اہلیہ اور بچوں اور دیگر رشتہ داروں اور متعلقین کے دل پر سے موت کے کام کے اثر کو دور کرنا اور زخمی دل پر تسلی کا بلسان لگانا انسانی طاقت سے باہر ہے بس خدا سے یہ التجا ہے کہ خدا مرحوم کے عزیزوں اور رشتہ داروں اور خصوصاً ان کی اہلیہ اور بچوں کو آسمان سے وہ تسلی دیوے۔ جو ساری سمجھ سے باہر ہے۔

مسٹر یوحنا خاں مرحوم میرے دوست تھے۔ اور منطق دوستی یہ چاہتی ہے کہ میں چند سطور اُن کی سہارنپور کی زندگی کے بارے میں تحریر کروں پس ذیل میں مرحوم کی زندگی کا مختصر بیان ناظرین کے فایدے کے لئے قلمبند کرتا ہوں۔

مسٹر یوحنا خاں مرحوم کا وطن پنجاب تھا اور آپ کے آبا و اجداد محمدی تھے۔ کچھ عرصہ آپ لاہور میں رہے۔ جبکہ میں لٹ صاحب لاہور کا سیکرٹری تھا لاہور میں آپ سے گاہ بگاہ ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ اور ہم وقتاً فوقتاً لاہوری دروازے فورمن میموریل چیپل میں بازاری منادی کے لئے جایا کرتے تھے۔ لیکن یہ ہماری گاہ بگاہ کی ملاقات دوستی کے درجہ تک نہیں پہونچی تھی۔ غالباً ۱۹۰۵ء میں آپ لاہور سے تبدیل ہو کر سہارنپور میں بعہدہ پروفیسری محمدی مذہب در مدرسہ علم الٰہی تشریف لائے۔ اس تبدیلی کے بعد مجھ کو قریباً ۶ برس تک آپ سے ملاقات کا موقعہ نہ ملا۔

جب میں ۱۹۱۱ء میں خدا کی مرضی کے مطابق سرکاری نوکری کو چھوڑ کر نیشنل مشنری سوسائٹی کے تعلق میں سہارنپور کے مدرسہ علم الٰہی میں تعلیم پانے آیا تب مجھ کو مسٹر یوحنا خاں مرحوم کی ملاقات کا شرف پھر دوبارہ نصیب ہوا۔ اور اس وقت سے وہ میرے بڑے دوست بن گئے۔ مجھ کو اُن کی صحبت و سنگت سے بہت علمی اور روحانی فایدہ حاصل ہوا اور ساتھ ہی ساتھ مجھ کو اُن کی زندگی کے مطالعہ کرنے کا ایک بھاری موقعہ ملا۔ لہذا اب میں آپ اس مطالعہ کا نتیجہ حسب ذیل تحریر کرتا ہوں۔ میری دانست میں مسٹر یوحنا خاں مرحوم

اول:- ایک لائق اور ہر دلعزیز دوست تھے۔

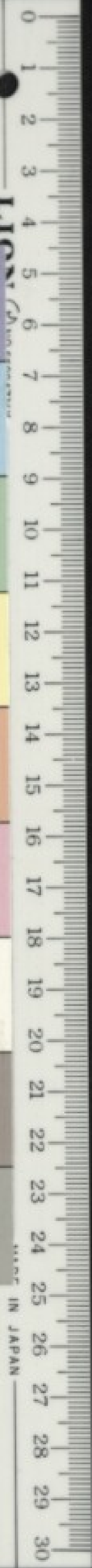
میری اور کل طلبا کی جنہوں نے اُن کی اُستادی سے فایدہ اُٹھایا ہے یہ گواہی ہے۔ کہ وہ درحقیقت ایک لایق اور ہر دلعزیز اُستاد تھے۔ اور اُن کی یہ لیاقت ذیل کی باتوں پر مبنی تھی (۱) اُردو زبان پر وہ حاوی تھے (۲) وہ طیاری کرکے پڑھاتے تھے۔ (۳) وہ باقاعدہ اور ہر روز ہمارا سبق سنتے اور پڑھاتے تھے اور تعلیم کے وقت کو کسی طرح ضایع ہونے نہیں دیتے تھے (۴) ان کی علمی واقفیت کا دائرہ ایسا وسیع تھا کہ ہم کو جماعت میں سبق پڑھاتے وقت بہت سی ایسی متعلقہ و مفید باتوں کو ہم پر روشن کردیتے تھے کہ جن کو ہم لوگ پیشتر جانتے نہ تھے (۵) وہ ایک عاقل نقطہ چین تھے۔ کمزور طلبا کی اس طرح نقطہ چینی کیا کرتے تھے جس سے ان کی ہمت افزائی ہو۔ اُن کی نقطہ چینی کا طریق عمل یہ تھا کہ جو لڑکا ان کی نظر میں جماعت میں کمزور معلوم ہوتا تھا۔ اس پر وہ خاص نگاہ رکھتے تھے۔ مدرسہ میں یا مدرسہ کے باہر جب موقعہ ملتا وہ پہلے اس لڑکے کی چند خوبیوں کا بیان کرتے تھے۔ اور بعد میں اس کی کمزوری اُس پر ظاہر کرکے یہ کہتے تھے کہ دیکھو تیری ساری خوبیاں بس ایک کمزوری کی وجہ سے تاریک ہو جاتی ہیں۔ پس اس کمزوری کو دور کرنے کی کوشش کر۔ یوں وہ کمزور لڑکے کے دل کو جیت لیتے تھے۔ اور وہ پیشتر سے دگنی محنت کرنے لگتا تھا۔

دوم:- ایک مبلغ اور زبردست مناد تھے۔

آپ کی بائیبل کی واقفیت قابل تعریف اور نمونہ تھی اور نیز منطق و فلسفہ میں خوب دخل رکھتے تھے۔ خدا کی اُن پر اس قدر بڑی برکت تھی کہ سہارنپور کی بازاری منادی میں ہندو مسلمان آریہ و احمدیہ ان کے مقابل ٹھہر نہ سکتے تھے۔ سہارنپور میں انہوں نے گویا ہندو اور مسلمانوں کے قلعوں پر مسیحی مذہب کی صداقتوں کی گولہ باری کرکے اُن کی مضبوط سے مضبوط فصیلوں کو گرا دیا تھا۔ اور بعد میں یہاں کے لوگوں پر اس قدر رعب چھا گیا تھا کہ جب وہ ہمارے ساتھ بازاری منادی میں صرف بیٹھے ہی رہتے تھے۔ تو ہندو و مسلمان ان کو بیٹھے دیکھ کر اعتراض کرنے سے باز رہتے اور اگر کبھی اعتراض کرتے بھی تو بڑی ہوش اور سلیقہ کے ساتھ وہ اصول مباحثہ اور مناظرہ سے خوب واقف تھے۔ اور کسی کی مجال نہیں تھی کہ اس میدان میں کوئی اُن کا مقابلہ کرسکے۔ یہ سب خدا کی بخشش تھی۔ حقیقتاً وہ ایک مبلغ اور زبردست مناد تھے۔

سوم:- ایک قابل اور پسندیدہ واعظ تھے۔

اُن کی وعظوں میں تین باتیں ہمیشہ نمایاں تھیں (۱) خدا کا



لیڈری (۲) ایک خیالی جیتق منطق اور نفیس فلسفہ اور سامفید اور قابل عمل نصیحتیں۔

وہ لامتی وعظوں سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے۔ کیونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہوا مارنا ہے اور کہ پیٹ روٹی دینے کی جگہ ہے نہ کہ پتھر کھانے کی اور اسی سبب سے اُن کی وعظیں پسندیدہ ہوتی تھیں۔

چہارم۔ ایک نیک نیت اور روشن ضمیر دوست۔

ان میں یہ بات بہت تعریف کے لائق تھی کہ وہ ہمیشہ کمزوروں کی مدد کرتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کمزوروں کو ہی مدد کی ضرورت ہے۔ اُن کی نیت ہمیشہ صاف اور نیک نیت ہوتی تھی اور اُن کی کوشش ہمیشہ یہ تھی کہ اُن کی ذات سے کسی کمزور کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ غیبت اور غیبت کرنے والوں کے خلاف وہ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے۔ کہ یہ لوگ کلیساؤں میں پولیس (Police men) ہیں جو محض خود غرضی سے اپنے ذاتی نفع اور اپنے افسروں کے سامنے اپنی قدر کو بڑھانے کی خاطر بات کا بتنگڑ بنا کر کلیسیائی زندگی کو برباد اور مشنریوں اور کلیسیاؤں میں فساد برپا کرتے ہیں۔ کاش کہ ایسے لوگوں سے کلیسیائیں پاک ہوں تاکہ کلیسیائی زندگی ترقی کرے۔ بزدلی اور دو رنگی ان سے کوسوں دور بھاگتی تھی۔ کل طلبا ان پر جان دیتے تھے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ طلبا کے خیرخواہ رہتے تھے۔ اور کسی طالب علم سے انہوں نے کبھی بے وفائی نہیں کی اور ہر طرح سے اور ہر وقت اپنے طلبا کے دلوں کو روحانی مضامین کی طرف لاتے۔ اور اپنی نیک نیت اور روشن ضمیر خیالوں سے ان کو منور کیا کرتے تھے۔

چنانچہ یہ مجھ کو ان کی صحبت اور سنگت سے ملا اس کا اندازہ لگایا جا نہیں سکتا۔ مثلاً جب سہارنپور کی کلیسیا نے مجھ کو ایلڈر چنا تو انہوں نے مجھ کو شخصی طور پر نصیحت کی کہ سنو کہ خدا کے انتظام کے مطابق سہارنپور کی کلیسیا نے تم کو اسلئے ایلڈر مقرر کیا ہے کہ تم کلیسیا کی انتظامی بہتری اور روحانی ترقی کے ہمیشہ کوشاں رہو۔ ہمیں یاد رکھو کہ کلیسیا کے ہر کام کو خدا کی مرضی کے مطابق انصاف اور صحیح تمیز کے ساتھ کرنا کسی شخص کی پاسداری کے باعث یا اپنے کسی ذاتی نفع کی خاطر کلیسیاؤں کو نقصان نہ پہنچانا۔ اگر تم کو نقصان ہو تو ہو لیکن کلیسیا کو نقصان نہ پہنچنے پاوے۔ مرحوم کی یہ نصیحت بیشک مروارید ہے۔ اور اسی پر میں عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

پنجم۔ ایک حقیقی مسیحی تھے۔

اس بات کی گواہ اُن کی زندگی ہے۔ جو سہارنپور اور لدھیانہ میں کٹی۔ وہ کلام کے بڑے مطالعہ کرنے والے۔ دعا مانگنے والے اور سرگرم خادم تھے۔ اُن کی زندگی خدمت کی زندگی تھی۔ وہ زبان اور زندگی نام اور کام دونوں سے مسیحی تھے۔ آپ کی زندگی کا اثر دوسروں پر ہوتا تھا۔ خدا نے ان کو اس زندگی میں بڑی ترقی عنایت کی۔ معمولی مناد سے ان کو مدرسہ علم الٰہی میں استاد بنایا اور پھر استاد سے ایک بہت پرانی کلیسیا یعنے لودیانے کی کلیسیا کا پاسبان بنایا اور آخرکار پاسبانی خدمت سے اُن کو آسمان پر جلالی اور حمد وستائش کی خدمت کے لئے بلا لیا۔ جہاں پر وہ اور مقدسوں کے ساتھ ملکر برے کی ستائش کرتے ہیں۔ مسٹر یوحنا خاں مرحوم جو کچھ کرتے تھے اپنی تعریف کے لئے نہیں بلکہ **مسیح یسوع** کی تعریف کے لئے جس نے اُن کو زندگی بخشی اور کثرت کے ساتھ بخشی۔

مسٹر یوحنا خاں مرحوم کی زندگی کی باتیں بہت تعریف کے لائق ہیں۔ کاش کہ ہم بھی ایسے ہی بننے کی کوشش کریں تاکہ کلیسیا کی ترقی اور خدا کا جلال ظاہر ہو۔

مرقومہ۔ انجیل جلیل کا خادم
از سہارنپور J. W. Peoples.

شکریہ

ہم ان سب مہربان اور عزیز دوستوں کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے عزیز شاد و نوجوان اور ہونہار لڑکے کی وفات کے بارے میں اپنی بڑی مسیحی محبت اور ہمدردی کے بہت سارے خطوط ہم کو لکھے ہیں۔ اور ہم خدا کا بھی شکر کرتے ہیں کہ جس نے ہم کو طاقت بخشی کہ اس بڑے صدمہ کی برداشت کر سکیں۔ اور چونکہ وہ لڑکا بڑا دین دار تھا۔ اس لئے ہمارے دلوں میں ایک عجیب تسلی بھی ہے جس کو ہم مسیحی بخوبی محسوس کر سکتے ہیں۔ میرے لئے سارے خطوط کا جواب لکھنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ فقط

از جانب (پادری) دوہادامل مقام سہارنپور۔

سب سے پُرانی زبان کا جھگڑا
اور
اُس کا انگریزی فیصلہ

نقل کرتے ہیں کہ تین بڑے آدمی جن میں سے ایک محمدی اور دوسرا برہمن اور تیسرا یہودی تھا ایک کنوئیں پر بیٹھے بیٹھے آپس میں بحث کر رہے تھے۔ اور وے تینوں کے تینوں صرف اسی ایک بات پر مباحثہ کر رہے تھے کہ **سب سے پُرانی زبان کون سی ہے؟** یعنے **سب زبانوں سے پہلی اور مقدم زبان کونسی تھی؟** وے ہر کس ایسے غصہ اور بلند آواز سے جھگڑنے لگے۔ کہ ایک انگریز اُن کا غل و شور سنکر ان کے نزدیک آ کھڑا ہوا جو کہ شکار کھیلنے کو آیا تھا اور آپ زمین پر شکار دھر کے اور ہاتھ میں بندوق لئے ہوئے اُن کی باتیں سننے کو اُن کے پاس آ کھڑا ہوا۔

اوّل۔ محمدی نہایت ہی جوش و خروش میں آ کر و نیز بے حد قسمیں کھا کر بڑے زور سے پکارا اور کہا کہ بے شک سب سے پہلی زبان صرف عربی زبان ہے کیا وہ نہیں ہے کہ جس میں قرآن کلام خدا حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ مزید برین کیا وہ زبان عربی نہیں؟ کہ جس میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مسلمین کو پاک سخن معرفت مرحمت فرمائی؟ ہاں بے شک وہ یہی عربی زبان ہے نہ کہ بھی جس اے کافران بے ایمان کیا تم رسول خدا کی بے ادبی پر مائل ہو گئے ہو۔ کیونکہ تم کہتے ہو کہ زبان عربی سب سے پہلی زبان نہیں ہے۔

دوم۔ یہودی نے سر اٹھا کے اور بھوئیں کھینچ کے جواب دیا اور

کہا کہ وہ زبان جو کہ ہمارے باپ ابراہام اور اضحاق اور یعقوب بولتے تھے سو ہی سب زبانوں سے زیادہ عزت کے لائق ہے ہاں یہ وہی زبان تھی جو کہ فردوس میں حوا کے پھل کھانے سے پیشتر بولی گئی۔ اسی لئے بلاشک وشبہ سب سے اول اور سب سے مقدس زبان عبرانی ہے۔

سوم۔ برہمن نے یہ بات سن کے بڑی حقارت سے کہا کہ جیسا سرکنڈہ برگد کے درخت کے سامنے ہوتا ہے ویسی ہی سب زبانیں اتی پوتر سنسکرت کے سامنے ہیں۔ پس غور فرما ویں جیسا برگد کا درخت اپنی ڈالیوں سے جڑیں نکالتا ہے۔ اور وے جڑیں زمین پر پہونچکے خود ہی درخت بنجاتی ہیں۔

ویسے ہی اور سب زبانیں اسی جان بخش پوتر سنسکرت سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ پس وہ شخص جو کہ شبہ کرتا ہے اور شک میں پڑکر کہتا ہے کہ سنسکرت سب سے پرانی زبان نہیں ہے۔ وہ عورت سے بھی زیادہ جاہل اور بالکل بے عقل ہے۔

چہارم۔ حاصل کلام اس مباحثے والے تینوں سالخوردہ بندگان آپس ہی میں ایسے غصے ہوگئے کہ ان کے آپس ہی میں لڑمرنے کا سخت اندیشہ پیدا ہوگیا تھا۔

پنجم۔ انگریز مندرجہ بالا ایسے موقعہ کو دیکھ کر ان اصحاب ثلاثہ کے سامنے آیا اور بڑے ادب سے بولا اور کہا کہ اے بڑے میاں اگرچہ آپ کی عمر تو میری عمر سے زیادہ ہے۔ تاہم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس جھگڑے کا فیصلہ کروں۔ کیونکہ مجھ کو معلوم ہے کہ فی الحقیقت سب سے پرانی اور پاک زبان کونسی ہے؟

محمدی نے تعجب کیا۔ اور پوچھا کہ کیا آپ سچ مچ جانتے ہیں؟ کیونکہ آپ کی تو ڈاڑھی بھی ابھی تک نہیں نکلی۔ پس کیا آپ اب بڈھوں کو سکھلاویں گے؟

برہمن کڑکڑاہٹ سے بولا اور کہا کہ صاحب لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں۔ البتہ وے مٹرک اور پل وغیرہ تو بنا سکتے اور نیز عجیب طور سے خبر بجلی کی تار کی معرفت بھیج سکتے ہیں۔ تاہم پرانی زبان کے حق میں وے براہمنوں کو کیا تلاوینگے؟

انگریز صاحب نے جواب دیا کہ وہ زبان جس کی بابت میں بیان کیا چاہتا ہوں نہ فقط اس دنیا میں سب سے پرانی ہے۔ بلکہ وہی زبان فی الحال بہشت میں استعمال ہوتی ہے۔ صاحب کی یہ بات سنکر وے تینوں صاحبان حیران ہوگئے۔ اور ڈاڑھی پہ ہاتھ پھیر کے توبہ توبہ کرنے لگے۔

صاحب نے پھر کہا ایک اور بات بھی ہے جو کہ نہایت بھاری اور سوچنے کے لائق ہے (اس کی آنکھیں جو کہ آسمان سے ملی ہوئی تھیں چمک پڑیں۔)

کہ جو کوئی اس زبان کو نہ سیکھے خواہ وہ اس ملک کا باشندہ ہو خواہ اور ملک کا ہو وہ کبھی بہشت میں داخل نہ ہوگا۔

محمدی نے پھر پوچھا اور کہا اے صاحب کیا آپ اس زبان سے واقف ہیں؟ صاحب نے جواب میں کہا کہ ہاں شکر خدا کا کہ میں واقف ہوں۔

یہودی یقین نہ کرتا تھا۔ اسی لئے اس نے صاحب سے پوچھا اور کہا کہ آپ تبلائیے کہ وہ زبان آپ نے کہاں سے سیکھی؟

جواب میں صاحب نے تبلایا کہ میں نے پہلے تو اپنی ماں سے سنی۔

اس پر وے تینوں بزرگ بڑے متعجب ہوکر اور متفق ہوکر ایک ساتھ صاحب سے پوچھنے لگے۔ اور کہا کہ مہربانی کرکے تبلائیے کہ یہ کونسی زبان ہے۔ صاحب نے جواب دیا کہ سچائی کی زبان سب لوگ یہ سنکر بول اٹھے کہ یہ بات سچ بات خوب کہا

سچائی تو سچ مچ خدا کی زبان ہے۔

اور وہی بہشت میں بولی جاتی ہے۔

صاحب نے پھر کہا کہ خیر لیکن اس کو اسی دنیا میں سیکھنا پڑتا ہے۔ اور جب میں اس ملک میں رہا تھا اس وقت مجھے دن رات کا آرام چھوڑنا پڑا تاکہ میں ہندوستانی زبان کو خوب سیکھوں۔ اگر میں ہندوستانی زبان کو نہ سیکھتا تو مجھے سرکاری نوکری بھی نہ ملتی۔

اسی طرح جو کوئی سچ نہ بولے سو کبھی بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ کیونکہ خدا خود سچ ہے۔ (بلکہ سچائی ہے) اور اس کو جھوٹھ نہایت ہی برا لگتا ہے۔ جیسا کہ اس کے پاک کلام میں لکھا ہے۔ کہ جھوٹھے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے۔ بیشک وے اصحاب ثلاثہ اپنی آنکھیں برابر نہ کرسکے۔ کیونکہ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو کہ دو چار پیسوں کے نفع کے لئے جھوٹھ نہ بولا ہو۔ اور نہ تو ان کے خیال شریف میں کبھی بھی نہ آیا تھا کہ خدا کے نزدیک جھوٹھ کونسا برا ہے۔

تب بنی اسرائیل (یہودی) نے پھر پوچھا کہ صاحب یہ کہاں لکھا ہے کہ بہشت کا دروازہ جھوٹھ بولنے والوں کے لئے بند ہے؟

صاحب نے جواب دیا اور کہا کہ خدا کے کلام میں لکھا ہے اور منکر نہیں کہ کتاب مقدس باطل ہو۔ اسی لئے سنئے اور غور فرمائیے کہ خدا تعالیٰ جو کہ جھوٹھ نہیں بول سکتا بہشت کے حق میں کیا فرماتا ہے۔

کوئی چیز جو ناپاک یا کہ نفرت انگیز یا جھوٹھ ہے۔ اس میں کسی طرح ورنہ آوے گی۔

یہودی نے تعصب سے کہا کہ اگر آپ کی بات سچ ہو تب آپ کی بہشت بالکل خالی ہوگی۔

کیونکہ پطرس جس کو آپ لوگ بڑا ہی پاک سمجھتے ہیں تین بار قسم کھا کے جھوٹھ بولا سو یہ بات تو آپ کی انجیل ہی میں مرقوم ہے پس کیا وہ بہشت سے نکالا جائیگا یا کہ اپنے گناہ سے بے سزا ٹھہریگا۔

صاحب نے کہا کہ پطرس کے گناہ کے عوض ہی تو سزا ہوئی تھی۔ کیونکہ پطرس ہی کے خداوند مسیح نے جس کا کہ اس نے انکار کیا تھا بدلہ دیا تھا۔ وہ لہو جو بچانے والے کی چھیدی پسلی سے بہایا گیا تھا سو ہی سب گناہوں کو خواہ خیالی ہوں خواہ قولی خواہ فعلی (ان میں جھوٹھ بھی شامل ہے) دھو سکتا ہے۔ لیکن وے جو گناہ کی معافی چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ پطرس کی طرح توبہ کریں اور ایمان لاویں۔ مزید براں معلوم ہو کہ جب خدا کا روح دل میں آتا ہے تب سب برائی کو نکال دیتا ہے۔ یہاں تک کہ بے انصاف آدمی انصاف والا ہوجاتا





ہے۔ اور مغرور حلیم ہو جاتا ہے۔ اور وے ہونٹھ جو کہ جھوٹھ بولنے سے ناپاک تھے بہشت کی زبان بولنے کی طاقت حاصل کرتے ہیں یعنے سچائی کو حاصل کرتے ہیں۔

ہندوستان کی خیریت و بہتری کا طالب ہوں

(پادری) ملک روشن خان

(شب پرنچ پروفیسر) سینٹ جونس ڈیوینٹی کالج

باغ مہان سنگھ۔ شہر لاہور۔

پادری جان فورمن صاحب الہ آباد میں

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

وقت بھی کیا عجیب چیز ہے۔ ذرا اس کی پرواہ نہ کیجاوے تو یہ ایسا بیگانہ ہو جاتا ہے کہ چاہے جو حیلہ کیا جاوے کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔ اور یہی ایک ایسی شئے ہے۔ جس کی قدر ہمارے بھائی بالکل نہیں کرتے یہی تو زندگی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ کہ:-

*Time and tide
wait for none.*

دن پہ دن ہفتے پہ ہفتہ ماہ پہ ماہ اور سال پہ سال یہاں تک کہ عمر گزر جاتی ہے۔ مگر ہمارے کان میں یہی صدا آتی ہے۔ کہ ابھی بہت وقت باقی ہے۔ اے عزیز جس وقت کو تو کافی و وافی خیال کر رہا ہے ذرا سے تامل کے بعد یہی وقت بالکل قلیل معلوم ہوگا اور پھر دست تاسف ملنے پچھتانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ پھر آپ قسمت کے شاکی ہونگے اور ہزار طرح کی حجت و تکرار کو وسیلہ ٹھہرا کر اپنے آپ کو راستباز بنانے کی کوشش کریں گے وقت کی کمی زندگی کا خاتمہ ہے۔ زندگی کی درازی وقت کی درازی ہے۔ نفس کی آمد و شد ہی سب سے بڑی بات ہے۔

نفس کی آمد و شد ہے نماز اہل حیات
جو یہ قضا ہو تو اے غافلو قضا سمجھو۔

جو آیا دم تو آدم ہے اسی آدم کا آدم ہے۔
نہ آیا دم تو پھر دم میں نہ آدم ہے نہ جا دم ہے

کتنے ہیں جو جیتے جی اس زندگی کو جو نعمت غیر مترقبہ ہے اس لاپرواہی سے صرف کرتے ہیں کہ ان کو اس خواب غفلت سے ہزار جگایا جاوے۔ مگر انہیں حشر تک جاگنا قسم ہو جس نے وقت کی قدر نہیں کی۔ اس نے اپنے جان و مال و روح و تن عیال و اطفال کو برباد کر دیا اور خود برباد ہو گیا۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ایک بڑھا۔ سفید ریش فقیر باواز بلند اپنی مشرقی شہروں کے ہر کوچہ و بازار میں کہہ رہا تھا کہ **توبہ کرو اور توبہ کے لائق پھل لاؤ۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی۔** مگر اس زمانے کے لوگوں نے اپنے کان ایسے پنبہ جہالت سے بند کئے کہ بحر ہلاکت میں ڈوب گئے اور اپنی جان شیریں کھو بیٹھے۔ نہ ہی ان لوگوں نے اس نادر وقت کی قدر کی اور نہ ہی وہ ان الفاظ کے شنوا ہوئے۔ پھر وہ وقت آیا کہ ہمارے خداوند اس جہان کے منجی نے ذیل کے الفاظ کو ہر فرد بشر کے کان میں پہونچانے کی کوشش کی کہ **توبہ کرو آسمان کی بادشاہت آگئی۔** اس وقت بھی بہت ایسے تھے جو اپنے وقت کو لہو و لعب میں رائیگاں گنواتے تھے۔ اور اپنے آپ کو اس قدر عالم خیال کرتے تھے کہ وہ ان الفاظ کی ماہیت کے سمجھنے کو اپنی ہتک سمجھتے تھے۔ ہلاک ہو گئے۔ جنہوں نے توبہ کی خدا کی بادشاہت کے وارث بنگئے۔ آج ایک دن ہے کہ اسی منجی کا ایک ناچیز خادم خدا ئے پاک کے بسائے ہوئے شہر مسمی الہ آباد میں ڈنکے کی چوٹ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ **ایمان لاؤ تاکہ تم اور تمہارا گھرانا نجات پائے۔ اس وقت کو غنیمت جانو۔ دن برے ہیں۔ اب قبولیت کے ایام آگئے ہیں۔ اے نجات کے جام شہادت کے پیاسو چلو و ڈرو نجات کی پونجی مفت میں لو۔** مگر ہم کیا دیکھتے ہیں کہ وہی خرید و فروخت جاری ہے۔ بازار میں گاہکی کا اس قدر زور شور ہے کہ طوطی کی آواز کا نقار خانے میں سنائی دینا ناممکن ہو رہا ہے۔ کوئی اپنا دل خوش کر رہا ہے کوئی عیال و اطفال کے خوش کرنے کو مختلف قسم کی اشیا خرید رہا ہے جنہیں ہرگز قیام نہیں الہ آباد کے چوک کے گرجا گھر کے باہر ہم ایک سفید ریش آدمی کو دیکھتے ہیں کہ کیسی دلی محبت سے ہر ایک کو دعوت دے رہا ہے کہ آیئے ضیافت کا سب سامان طیار ہو کھانا ما حضر تناول فرما کر ثواب دارین حاصل کیجئے۔ مگر دوسری طرف سے وہی حجت اور بہانہ کہ میرے گھوڑے کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ میری اہلیہ بیمار ہے۔ میں نے نئے بیل خریدے ہیں پیش کیا جاتا ہے۔ برادرم خدا جو دلوں اور گردوں کا جاننے والا ہے اس کے ساتھ کب تک تو بہانے کرے گا۔ گھوڑے کی ٹانگ کا ٹوٹنا تو محض ایک بہانہ ہے۔ ہاں تیرے دل کی ٹانگ ضرور ٹوٹ گئی ہے اور وہ لنگڑا بھی ہو گیا ہے۔ مگر خدا کا کام ان باتوں سے کب رُک سکتا ہے وہ ضرور اپنے جلال کی خاطر اپنے بندوں کو استعمال کرتا ہے۔ کہ وہ بہتوں کی نجات کا سبب ٹھہریں۔ آیئے صاحب ذرا گرجا گھر کے اندر چلکر دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ واہ واہ سبحان اللہ وہ دو چھوٹے لڑکے کیسی خوش الحانی سے گا رہے ہیں کہ "بیٹے ناصری ذرا میری طرف دیکھنا"۔ دوست یہ مسیحی لوگ ہوتے بڑے استاد ہیں بچپن ہی سے اپنے بچوں کو ایسے گیت اور کلمہ کلام سکھلاتے ہیں۔ کہ کیا مجال وہ ذرا بھی اپنے منجی کی حمد کرنے سے شرمائیں۔ مسیحی مذہب کی باتیں ان کے رگ و ریشہ میں خون کے ساتھ دورہ کرتی رہتی ہیں۔ یار جو ہو سو ہو مگر ہم سچ کہنے سے نہیں شرماتے۔ اگر دنیا میں مذاہب کی کچھ بو باقی ہے۔ تو بس فقط انہیں میں ہے۔ ابھی کل کا ذکر ہے کہ ڈری بازار میں ایک طرف ایک مولوی صاحب وعظ فرما رہے تھے اور دوسری طرف ایک آریا بھی ویاکھیان کہہ رہے تھے۔ بس اللہ کی پناہ۔ وعظ اور ویاکھیان کیا ہے ایک دوسرے کو وہ لتریاں سنا رہے تھے کہ آخر میں نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس نے دونوں کی خوب سرائی پر شفقت ماں ٹوکر اُن کو اپنے اپنے گھر بھیجدیا اگر آپ نے نرمی۔ بردباری۔ حلیمی۔ پاکیزگی۔ اور سب سے بڑھکر محبت دیکھنی ہو تو جانی صاحب میں آپ کو کسی پادری کے

ہاں سلیمان پھر آپ دیکھئے کہیں اگر آپ دونوں گر وہاں سے لوٹنے کا نام لیجائیں تو بہی۔ یہ تو صرف ہمارے مولویوں قبل اعوذیوں اور ان بیچاروں کی مہربانی ہے کہ انہوں نے من گھڑت باتوں سے بے چارے معصوم پادریوں کو بدنام کر رکھا ہے۔ آپ مجھے عقلمند معلوم ہوتے ہیں۔ بلا شک آپ خیال فرمائیے کہ مسیحی مذہب جو کہ ایک ایشیائی مذہب ہے وہ کبھی اُن کے باپ دادوں نے قبول کیا اور اب یہ لوگ ہماری ذمہ داری کو ہمیں جتلانے آتے ہیں ہر طرح کی تکالیف کا سامنا کرتے ہیں۔ بھلا بُرا سنتے ہیں خویش و اقارب اور اپنا پیارا وطن سو لوف چھوڑ چھاڑ کر یہاں پر ہندوستان چین جاپان برہما و جزائر مختلفہ میں کام کرتے ہیں تعلیم کو رواج۔ مذہب کو تقویت مذہب کی اشاعت کو دوبالا کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ مجھے تو ہنسی آتی ہے۔ کہ جس کام کو ہمیں کرنا تھا۔ اسے غیر اقوام کے لوگ کر رہے ہیں۔ اور ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ میری رائے میں ضرور اس مسیحی مذہب میں صداقت بھری ہے دوست کئی بار میرا ارادہ تو مسیحی ہونے کا ہو مگر وہ بین مرزا جو ہمارے محلہ میں رہتا ہے۔ جسے نہ اپنے مذہب کا حال معلوم نہ کسی دوسرے کا جب سے اس نے میرے والد بزرگوار پر ظاہر کر دیا تب سے انہوں نے مجھے اپنے سے دور محمڈن کالج علیگڈہ میں برائے حصول تعلیم بھیج دیا ہے۔ اب میں قانون کے امتحان کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اور ٹی ایل بی۔ اے کا امتحان دینے آیا ہوں۔ کہیں سے اشتہار مل گیا تھا کہ اس شام جناب پادری جان فورمن صاحب الہ آباد کے گرجا گھر میں درس دیں گے۔ چلا آیا راستے میں آپ مل گئے۔ ایک سے دو ہو گئے۔ ان پادری صاحب کی خوش بیانی کا تو میں دل سے شیدا ہوں۔ ابھی جب لکچر کا آغاز کرینگے تو آپ اُن کے پہلے ہی جملہ سے ہی اندازہ لگائیں گے کہ خدا نے کس قسم کی طاقت گویائی آپ کو عنایت فرمائی ہے۔ اُن کی تعریف میں بہت سے پنجاب ہندوستان امریکہ کے اردو انگریزی اخبار رطب اللسان ہیں۔ دوست اب چپ بھی رہو وہ عیسائی ماسٹر مسٹر ... جو پنجاب سے آیا ہوا ہے۔ آپ کی سب باتیں سن رہا ہے پھر کہیں رسوا ہو جاؤ گے تو دھوبی کے کتے کی طرح سے نہ گھر کے نہ گھاٹ کے رہو گے۔ واہ سبحان اللہ۔ کیا کہی۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کیا میرا خدا مر جائیگا۔ میں آپ سے کہے دیتا ہوں کہ میں ضرور ایک نہ ایک دن مسیحی ہو جاؤنگا۔ اب اس مضمون کو ختم بھی کرو۔ وعظ سننے آئے ہو یا اپنی رام کہانی کہنے۔ راقم مضمون جو ان ہر دو اشخاص کی گفتگو کو سن رہا تھا بول اُٹھا اگر اجازت ہو تو بعد اختتام لکچر میں کچھ آپ سے عرض کروں۔ یہ عرض فوراً سے پیشتر منظور ہو گئی۔ اور جناب پادری فورمن صاحب نے اپنی زبان گوہر فشاں سے خدا کے پاک کلام کے موتی یوں برسانے شروع کئے۔

پادری جان فورمن صاحب

کا

پہلا لکچر الہ آباد میں

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء - بروز جمعرات۔

مضمون۔ لوقا کی انجیل ۱۸ و ۲ : ۱۵

میں اُٹھ کے اپنے باپ پاس جاؤنگا اور اُسے کہوں گا کہ اے باپ میں نے آسمان کا اور تیرے حضور گناہ کیا ہے۔ - - - الخ۔

(میں نے گناہ کیا ہے)

ان لکچروں کا سلسلہ مورخہ ۱۰ اپریل سے شروع ہوا اور ۲۳ تاریخ کو ختم ہوا۔ جن میں بوجہ کار ضروری ہم ایک لکچر کے نوٹ نہیں لے سکے۔ باقی تمام درسوں کا لب لباب ہدیہ ناظرین ہے بھلا کس کی طاقت ہے کہ پادری صاحب موصوف کے انہی الفاظ کو جو آپ کی زبان سے نکلے بعینہ لکھ سکے۔ مگر پھر بھی جس قدر ہو سکیگا ہم کوشش کرینگے کہ مطلب خبط نہ ہو اور عبارت آرائی کے لطف کے ساتھ قند مکرر کا مزا بھی ملتا جاوے۔ ہم پہلے پہل گناہ کی حقیقت بتانا چاہتے ہیں۔ گناہ ایک ایسا لفظ ہے جسے لوگ قدرے جانتے ہیں۔ یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ گناہ کس طرح سے دنیا میں آیا اور اس کا آغاز و انجام بھی دنیا کو معلوم ہے۔

باقی دارد

روح القدس کی ملٹری ڈوری

گزشتہ سے پیوستہ

اور مسیح کے پھر آنے پر جلالی ہونے کی خوشی عنایت کرے گا لیکن تم اس کی اس مرضی سے ڈرتے ہو۔ تمہاری یہ حالت اپنے حقیقی پیار کرنے والے خداوند کے برخلاف تمہاری روح کی سخت بغاوت ہے پیارو تمہاری روحانی زندگی کے عین بیچ میں بے ایمانی کا مہلک زہریلا سانپ بستا ہے۔ اس کا بہتر علاج یہ ہے کہ تم اپنی مرضی سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرکے ایک ہی ضرب سے اس کا کام تمام کر دو اور اس کو کچل ڈالو۔ پیشتر اس کے کہ وہ اپنے زہریلے دانت تمہارے دل کے اندر گہرا چبھو دے۔ دلیر آدمی جو گھاٹیوں پر چڑھنا چاہتے ہیں کمزور رسے پر بھروسہ کرکے بلا کسی قسم کے خوف کے ڈانواں ڈول کشدہ دل کے اوپر سے رسے کو جھولا دیکر پار چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ خوفناک تیز اور لہریں مارتا ہوا سمندر اُن کے نیچے بہ رہا ہے جس میں اگر وہ گر پڑیں تو فوراً ہلاک ہو جاویں۔ لیکن پیارو تمہارا ایسا حال نہیں ہے۔ کیونکہ اگر آج تم سادہ ایمان سے اپنے تئیں اُس کے سپرد کرتے ہو تو اپنے تئیں کسی بیرحم یا ظالم ہاتھوں کے حوالہ نہیں کرتے بلکہ ایسے مضبوط ہاتھوں کے جو چھیدے گئے تھے۔ اور ایسے مضبوط پہلو میں آتے ہو جس نے محبت سے تم کو اپنی گود میں لیا ہوا ہے۔ اور جو بھالے سے چھیدا گیا تھا وہ دل جو تمہاری تابعداری کے باعث خوشی سے اچھل رہا ہے۔ ایک دفعہ تمہارے لئے ٹوٹ چکا ہے ہاں وہ مسیح جو تمہاری التجا کرتا ہے محبت کا مسیح ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم کو محبت کی بھرپوری سے بھر دے۔ اس واسطے اس سے خوف مت کھاؤ۔ بلکہ علیحدگی میں جا کر جنگ کرو۔ صلیب کے دو گود سہو۔ اور اس وقت تک دم نہ لو جب تک کہ تم دیانتداری سے اپنی زندگی اُس کے ہاتھوں میں سپرد نہ کر دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ سچ مچ تمہارے دلوں کی مراد پوری کرے گا

پادری۔ این پریداس

فیروز پور شہر



مضامین

مسیح کون ہے

گذشتہ سے پیوستہ

مسیح خدا ہے۔

(۱) وہ ازلی و ابدی ہے۔ حضرت ابراہیم کو دنیا میں آئے ہوئے دو ہزار سال کا زمانہ گزر چکا ہے۔ پر مسیح فرماتا ہے کہ پیشتر اس سے کہ ابراہیم ہو میں ہوں یوحنا ۵۸/۸ پھر اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھ اس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا بزرگی دے۔ یوحنا ۵/۱۷ میں اوّل و آخر ہوں مکاشفہ ۱۷/۱

(۲) قادر مطلق ہے۔ جس طرح باپ مردوں کو اٹھاتا ہے اور جلاتا ہے ویسا ہی بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے جلاتا ہے۔ یوحنا ۲۱/۵

(۳) ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں میں اُن کے بیچ میں ہوں متی ۲۰/۱۸ اور انہیں سکھلاؤ کہ ان سب باتوں پر جنکا میں نے حکم دیا عمل کریں اور دیکھو میں زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں متی ۲۰/۲۸

(۴) زندگی بخشندہ ہے۔ اور قائم بالذات ہے۔ جس طرح باپ آپ میں زندگی رکھتا ہے۔ اسی طرح اُس نے بیٹے کو دیا ہے کہ اپنے میں زندگی رکھے یوحنا ۲۶/۵

(۵) وہ خالق ہے۔ یسوع نے جواب میں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا مگر وہ جو باپ کو کرتے دیکھے کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے۔ ہم نے کلام مقدس کی چند آئیں اقتباس کرکے ناظرین کی منصفی پر چھوڑ دیں کہ از رو عنایت اس پر بخوبی ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ کیا کہیں کبھی کسی نبی نے ایسے دعوے کئے ہیں؟ اگر کئے ہوں اور ان میں ایسے اوصاف ہوں تو ازراہ مہربانی بتائے ورنہ مسیح کو جیسا وہ ہے قبول کرکے اس پر ایمان لاکر نجات پائیں۔ از جوزف بہار علی۔ اورنگ آباد دکن

شعر و سخن

غزل

حقیقت کے جلوے دکھاتے ہیں آپ۔
طریقت کے مسئلے بتاتے ہیں آپ
پھرے جو کوئی شومئے بخت سے ہو
رہ راست سب کو بتاتے ہیں آپ
دل و جاں سے مانوں نہ کیونکر بھلا
جو جیتے کو زندہ بتاتے ہیں آپ۔
مسیحا کا آنا مسلّم ہے یاں۔
تو پھر کیوں نہ ایمان لاتے ہیں آپ
نہیں جب بشر کوئی خالی گناہ سے
تو پھر کس کو شافع بتاتے ہیں آپ
بھروسہ زباں کا نہیں آپ کے
میں سنتا ہوں کب کیوں سناتے ہیں آپ
سنا دو اُسے جو سنے آپ کی۔
ہے سننے کی جی میں کہ جاتے ہیں آپ
ثمر شور ہوتا ہے ہر چار سو
کہ جب نام عیسےٰ سناتے ہیں آپ
ثمر بھاگ جاتا ہے شیطاں وہیں۔
کہ جب ذکر عیسےٰ سناتے ہیں آپ۔

راقم
آر۔ حاکم رائے۔ ثمر
جے پور۔ راجپوتانہ

انتخاب الاخبارات

ترکی بلقانی مصالحت امن

صوفیہ ۱۳ مئی کی خبر ہے کہ بلغارین گورنمنٹ اپنے وزیر دربار لنڈن کو اجازت دی ہے۔ مصالحت امن کی تمہیدی شرائط پر دستخط کریں۔ وہ شرطیں منظور ہیں۔ تمہیدی شرائط کے بعد اصل معاہدہ طے کیا جائیگا۔ اس میں تمام امور کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ اسی روز لنڈن سے خبر ہے کہ روئٹر نے معلوم کیا ہے کہ بلقانی ریاستوں کے ڈیلیگیٹاں اس قریب قریب سب پہونچ گئے ہیں۔ ترکی ڈیلی گیٹ قریباً ایک ہفتہ سے وارد ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ بلقانی ریاستوں اور ترکی کے قائم مقام عنقریب ایک باضابطہ کمیٹی کرینگے۔ دول خارجہ کی سفارش ہے کہ فیصلہ میں تاخیر کی ضرورت نہیں ہے۔ میٹنگ مذکور میں امن کی عنوانی منزل طے کرینگے ابتدائی امور پر قائم مقاموں کے دستخط کروائے جائینگے۔ دستخط ہونے کے بعد جنگ بلقان کا قطعی خاتمہ سمجھا جائیگا۔ ابتدائی باتیں فیصلہ امن کا مستقل پیش خیمہ ہیں۔ لیکن وہ مکمل نہیں ہیں۔ ایجین اور صوبہ البانیہ کا فیصلہ علاوہ ہے۔ وہ فیصلہ یورپین طاقتیں علیحدہ قرار دینگی تیسری شاخ معاہدہ امن کی مالی امور کے متعلق ہوگی۔ تاوان جنگ کا سوال بھی اسی میں شامل ہے۔ یہ شاخ پیرس کی ٹکنیکل کمیشن فیصل کریگی جب ان تمام شاخوں کی شرائط بھی معاہدہ امن میں شامل کیجائیگی اس وقت مصالحت کی کارروائی کا خاتمہ ہوگا۔ بالفعل کمیٹی قائم مقام مفتوحہ قلمرو کی حدود منظور کرے گی۔ تمام یورپین ٹرکی میں گورنمنٹ عثمانیہ کے پاس صرف قسطنطنیہ اور نہر وڈ ٹونلز کی حد باقی رہیگی اس کے سوا جتنی قلمرو ہے۔ بلقانی ریاستوں کے حوالہ کیجائے گی بلقانی ریاستیں اس کی تقسیم آپس میں طے کریں گی۔ البانیہ کا کچھ حصہ مانٹی نگرو کو دلایا جائیگا اور کہتے ہیں کہ وہ معقول معاوضہ ہوگا۔ لیکن اس کا فیصلہ آئندہ ظاہر کرینگے۔ اسی طرح جزائر ایجین کا فیصلہ بھی ہوگا۔ اور مالی ذمہ داریوں کا فیصلہ بھی کیا جائے گا

یہ تمام فیصلے ایک خاص عہدنامہ کی صورت میں مرتب کئے جائیں۔ وہ عہدنامہ معاہدہ برلن کا نعم البدل ہوگا۔ ٹریٹی آف برلن جنگ دوم روس کا نتیجہ تھی اور ترکی بلقانی لڑائی کا نتیجہ بس ٹریٹی کو رد کریگا۔ اس کی جگہ ٹریٹی آف لنڈن مانی جائے گی اس کے بعد دولت عثمانیہ کی تمام طاقت ایشیائے کوچک اور عربستان میں مرکوز کیجائیگی۔ ایسے نازک وقت میں ایشیائے کوچک کے صوبجات سریا آرمینیہ وغیرہ میں علما کی طرف سے انتظامی اصلاحوں کے مطالبے کئے گئے ہیں اور اُمید ہے کہ اُن کے دینے میں خاطرخواہ ثبوت دور اندیشی اور مدبری کا دیا جائیگا۔ لندن سے یہ بھی خبر ہے کہ سفیران طاقت ہائے غیر کی کنفرنس کا اجلاس لنڈن میں جاری رہیگا۔ جب تک کہ عہدنامہ کا سلسلہ پورا نہ ہوگا لیکن طاقت ہائے یورپ کی کسی کانگرس کی ضرورت نہ ہوگی۔ جیسے کہ معاہدہ برلن کے وقت ضرورت تھی۔ کنفرنس کی کارروائی بالاتفاق طے پارہی ہے۔ لہٰذا کسی قسم کی مشکلات کا اندیشہ نہیں ہے۔

(اخبار عام)

تار کے ذریعے فوٹو

موسیو ایڈورڈ بیلنیگ نے بورڈ سے پیرس میں بذریعہ تار برقی ایک شخص کا فوٹو بھیجنے میں کمال حاصل کیا ہے۔ اُس نے ایک انوکھا طریقہ برتا۔ اس نے سلینیم سے کام نہیں لیا۔ بلکہ فوٹوگرافی کی پلیٹ طیار کی۔ جلاٹین لگائی۔ پلیٹ کی سطح ناہموار کردی۔ ایک کانٹا سا ہوتا ہے اس سے برقی رو میں کمی بیشی واقعہ ہوتی رہتی ہے۔ اور ٹیلی فون یا تار برقی کے وسیلہ سے روشن اور سیاہ حصّے تصویر کے فاصلہ پر بھیجے جاسکتے ہیں لیکن کامیابی ہاف ٹون پلیٹ ہی کے وسیلہ سے ہوتی ہے۔ بیلنیگ کے طریقہ میں ایک یہ بڑی خوبی ہے کہ صرف ٹیلی فون ہی کے آلہ سے کام لیا جاتا ہے۔ کہ جہاں چاہو ٹیلی فون کے تار سے باندھ کر فوٹو بھیجدو۔ تجربہ میں چھ انچ لمبا اور پانچ انچ چوڑا فوٹو بھیجا گیا ہے۔ بیلنگ کے طریقہ سے بہت دور فوٹو بھیجا جاسکتا ہے۔ کیا یہ کمال نہیں ہے کہ آپ لاہور میں بیٹھے ہوئے لندن میں اپنے دوست کو اپنی تصویر ایک گھنٹہ کے اندر بھیج سکتے ہیں۔

(درویش)

جعلی تحریر کی شناخت

جان ہوپکنس یونیورسٹی بالٹی مور امریکہ میں ارگروٹو نے یہ دریافت کیا ہے کہ لکھے جانے کے بعد اگر کسی دستاویز میں رد و بدل کیا گیا ہو تو گہری نیلی روشنی میں فوٹو لینے سے اس کا پتہ لگ سکتا ہے۔ آپ نے ایک کاغذ دکھلایا جس میں چوبیس ڈالر لکھا گیا تھا۔ جعلساز نے کسی مرکب سے چوبیس اُڑا دیا اور سیاہی سے ... لکھدیا۔ اب اسے خوردبین سے بھی پڑھنا دشوار تھا۔ مگر گہری نیلی روشنی میں فوٹو لینے سے ظاہر ہوگیا کہ کس طرح دھوکہ سے حرف مٹایا گیا اور آگے دوسرا لفظ لکھا گیا۔ یہ اختراع بڑی مفید ہے۔ اور اس سے جعلسازی کا بہت کچھ انسداد ہوجائیگا

(درویش)

بے تار کا تار

لونگ آئیلینڈ واقع صوبجات متحدہ امریکہ کے ایک مقام سیول سے ناڈن کو جو برلن کے قریب واقع ہے ایک پیام بے تار بھیجا گیا جو وہاں پہونچگیا۔ فاصلہ چار ہزار میل کا تھا۔ یہ بے تار برقی کا عجیب و غریب کرشمہ ہے۔ اس سے پیشتر اتنے بڑے فاصلہ پر کبھی کوئی بے تار برقی پیغام نہیں بھیجا گیا گورنمنٹ اٹلی نے ماسیوہ اریٹریا (جنوبی امریکہ) میں ایک سٹیشن کھولا ہے۔ جو روم سے چھ ہزار میل ہے۔ ان دونوں شہروں کے درمیان تاربرقی پیغام بھیجے جاچکے ہیں۔

(۷)

امریکہ میں ۵۵ منزلہ مکان

اس وقت تک سات منزلہ یا نو منزلہ مکانات تو سننے میں آئے تھے۔ لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ امریکہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں پر دارالخلافہ نیویارک میں "وولورتھ بلڈنگ" نام ایک مکان بنایا گیا ہے۔ جس کی اونچائی سطح زمین سے ۷۸۵ فٹ ہے۔ اور زمین کے اندر اس کی گہرائی ۱۲۰ فٹ بتائی جاتی ہے یہ عظیم الشان مکان تقریباً تمام کا تمام لوہے کے فولادی ستونوں پر کھڑا ہے۔ اور اس کے کمروں میں جانے آنے کے لئے بجلی کی طاقت سے ایک لفٹ لگائی گئی ہے۔ جو سات سکنڈ کے تھوڑے سے عرصہ میں اس کی اونچی سے اونچی منزل تک پہونچ سکتی ہے۔ واقعی یہ ایک کمال ہے کہ ایک رہنے کا مکان اس قدر بلند ہو۔ اس قدر بلند عمارت کا رقبہ محض ۲۰۰ فٹ لمبا اور ۱۵۵ فٹ چوڑا ہونا اور بھی حیران کرنے والا ہے۔

(بھارت)

لفظ بھگوان اور پربھو کا استعمال

کانپور کے مشہور رسالہ زمانہ میں لالہ لاجپت رائے جی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آپ نے آریہ سماجیوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ان پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ چونکہ وہ مہرشی دیانند کے نام کے ساتھ بھگوان اور پربھو کے شبد بھی لگاتے ہیں۔ اسلئے سماج میں گرو ڈم گھس گیا ہے۔ ہمیں لالہ لاجپت رائے جی کے ان خیالات پر سخت افسوس آتا ہے لالہ جی کہتے ہیں کہ یہ الفاظ ویدک اور آرش لٹریچر میں پرماتما کے مترادف ہیں۔ لیکن ہم لالہ جی کو بتانا چاہتے ہیں کہ اُن کا دعوٰے درست نہیں ہے۔ ہم آرش اور ویدک لٹریچر کے بھروسے پر جہاں کہ پرماتما کا نام صرف اُوم اور برہم ہی ہے۔ بھگوان دیانند کو پربھو اور پربھو دیانند کو بھگوان کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ نام عزت اور توقیر کو ظاہر کرنے والے ہیں۔

(بھارت)

نورافشاں:۔ ہماری دانست میں لالہ جی کا اعتراض بہت معقول ہے۔ انسان کا حق ایسی عزت کا ہرگز نہیں جو صرف خدا کو ملنی چاہئے۔



حالات جاپان اُردو	۳ر و ۴ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۶ر
چند رلیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	۱ر
لیبوریٹری میتھڈ	۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر
دوسوال (ناستک تعلیم کاروازروئے فلاسفی)	۳ر
سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد	۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال 〃	۴ر
موسیٰ کا احوال 〃	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	〃
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو رومن اُردو ۳ر و	۶ر
دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر
〃 رومن اُردو	۸ر
عزت بےمثال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر
〃 رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوتِ اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسمار الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو مجلد	۶
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر - رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر اے - ایچ - ڈی - گریسولڈ	۲ر

پتہ - کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم - ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلورڈوڈاین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ اتون کے بست پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلورڈوڈائن کے برابر ہے اور قیمت ارزاں ہے قیمت ۸ر شیشی محصولڈاک ۵ر ۱۲ر شیشی للعہ محصول ۱ر

پین ہیلر

اندرونی درد و پیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی۔ بیرونی درد موچ۔ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔ کمر۔ کولہا۔ پنجر گردن وغیرہ میں یا جہاں درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہے ڈاڑھ سوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہے قیمت ۱۲ر شیشی ڈاک محصول ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵۔۱۵ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۶۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۷۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس جاب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد او عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی او ملکی خبریں کرسچین ایڈیٹور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ ر و عا +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۱۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی۔ ٹی۔ آنریری سکرٹیری۔ سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئے

دستورالعمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ۲ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۲ر
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۳ر

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	عہ
چوتھائی کالم	صہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	صہ
پورا کالم	للعہ	صہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	۱۰م

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط سفر و نثر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحے کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب العلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونل وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے صہ کرونل لہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری جے۔ وی ہیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی برادرز چھپا)